بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کروں کا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاوے گا کہ اک عالم کو پھیرا
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

خادم قاسم علی

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مؤرخہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

دارالامان حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کی طبیعت اچھی ہے اور درس قرآن مجید مسجد اقصیٰ میں حضور دیتے ہیں۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ دیگر صاحبزادیاں و جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین بخیریت ہیں۔ جمعہ کے دن خاص دعوت ولیمہ اور ہفتہ کو دعوت عام نواب صاحب قبلہ کی طرف سے ہوئی۔ ہفتہ کو بعد عصر میاں ناصر احمد سلمہ خلف اکبر حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ختم قرآن شریف کی آمین ہوئی۔

غیر ممالک میں تبلیغ حضرت مفتی صاحب تبلیغ کے لئے لندن اور مولوی عبد اللہ صاحب خلف رشید مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی معہ اپنی اہلیہ صاحبہ کے ماریشس عنقریب تشریف لے جانے والے ہیں۔ خدا مبارک

درخواست دعا ایک مخلص بھائی بابو عبد الکریم صاحب رجسٹرڈ ۱۲۳۳ متعینہ ملتان اپنی فوج کے ساتھ مصر گئے ہیں۔ احباب انکی بخیریت واپسی اور کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔

موسم بوجہ نہ ہونے بارش کے فصل کی حالت خراب ہے۔ اور گرمی بڑھ رہی ہے بہار چلی آرہی ہے۔ رب ارحم آمین۔

پہلی اطلاع جن احباب کے نام دسمبر ۱۹۱۶ء نمبر اول سے اخبار فاروق جاری ہے۔ اور ان سے ایک روپیہ چندہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء کو ختم ہو جائیگا۔ اور آئندہ چار ماہ کیواسطے اپریل کا پہلا پرچہ ایک روپیہ میں وی پی ہوگا۔ یہ اطلاع چار مرتبہ بذریعہ اخبار دیجاویگی۔ جن احباب کو آئندہ خریداری سے دست برداری ہو یا اس وقت وی پی وصول کرنا نہ چاہیں تو بہت جلد دفتر ہذا میں بذریعہ کارڈ اطلاع دیں۔

فاروق بک ڈپو سلسلہ احمدیہ کی سب کتابیں اور رسالے وغیرہ۔ فاروق بک ڈپو قادیان سے بذریعہ وی پی طلب کرو۔

القول المحمود

مصنفہ مولانا سرور شاہ نے مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے رسالہ القول المجد فی تفسیر اسمہ احمدؐ کا دندان شکن جواب اس رسالہ میں دیا ہے۔ جسکا حجم قریبًا دو سو صفحے ہیں

اور قیمت صرف ۸ رجلد منگوا کر پڑھیں اور غیر مبائعین کو بھی پڑھائیں

ملنے کا پتہ

دفتر فاروق قادیان

ضیاء الاسلام مشین پریس میں، باہتمام شیخ عبد الرحمٰن پرنٹر ایم قاسم علی نے چھپوا کر شایع کیا۔
قادیانی

مختصر نوٹ

جرمنی ناکامی۔ جینٹ بحری کے فرسٹ لارڈ نے کہا کہ آبدوز کشتیوں کا خطرہ بہاری اور سنجیدہ ہے لیکن مجھے امید ہے کہ جو تدابیر ہم اختیار کر رہے ہیں ان سے ان کی سنجیدگی اور خطرہ بہت دور ہو جائیگا۔ ۱۵ فروری کے پہلے ۱۸ دنوں میں ۴۷ برطانوی جہازوں کا نقصان ہوا۔ جن کا وزن باوجود جرمن ناکہ بندی کے ۱۶۹۹۲۷۱ ٹن تھا۔ لیکن ان اٹھارہ دنوں میں ۶۱۷۶ جہاز برطانوی بندرگاہوں میں پہنچے۔ اور ۵۸۷۳ جہاز وہاں سے روانہ ہوئے تھے۔ بخلاف اس کے جرمنی کا تجارتی جہازوں کا بیڑہ بندرگاہوں میں بیکار پڑا ہے۔ اور اس کے بندرگاہ سنسان پڑے ہیں۔

ایران کی حالت:۔ حالت ایران پر تقریر کرتے ہوئے لارڈ کرزن نے ہوس آف لارڈز میں کہا عام طور پر یہ بات معلوم ہے کہ جنگ شروع ہونے سے پہلے جرمنی ہندوستان میں برطانیوں کے خلاف ضرب لگانے کے ارادہ سے بحرہ ہند میں اپنی طاقت کی توسیع کی غرض سے سازش میں مصروف تھا۔ یہ سازش ۱۸۹۸ء سے ہو رہی تھی۔ جبکہ قیصر پہلے پہل تھیوریکل طور پر پورشلیم میں داخل ہوا تھا۔ بغاوت کا سب سے بڑا الہ بغداد ریلوے ہوتا تھا۔ گذشتہ سال میں وسطی سلطنتوں کے اصفہان اور دیگر شہروں میں مقیم قونصلوں کو باقاعدہ آرگنائز کیا گیا تھا۔ اور قریباً ۱۰۰۰ دستے کلدار توپوں اور بندوقوں سمیت ایران کے اردگرد پھیل گئے تھے۔ جو امن پسند قوموں کو خوفزدہ کرتے تھے۔ اور ہر جگہ یہ خبریں پھیلائی گئیں کہ قیصر جرمنی نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے۔ گذشتہ ماہ اگست میں یہ تحریک انتہائی حالت تک پہنچ گئی تھی۔ اور اس وقت حالات میں بتدریج ترقی ہونی شروع ہوئی۔ ہم نے طہران میں ایسی گورنمنٹ حاصل کر لی ہے۔ جس کا رویہ اتحادیوں کے ساتھ دوستانہ ہے اور روس اور برطانیہ کلاں نے اسے مالی امداد دی ہے امیر صاحب افغانستان باوجود درخواست کے جانے کے برطانیہ کلاں کے ساتھ کے ساتھ اپنے وعدے پر قایم رہے ہیں۔

کوت پر دوبارہ قبضہ:۔ لنڈن ۲۶ فروری آج بعد دوپہر ہوس آف کامنز میں مسٹر بونر لا نے اعلان کیا کہ عراق عرب میں لڑائیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ سنایت اور کوت العمارہ میں دشمنوں کی تمام پوزیشنوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور کوت العمارہ خود بجز ہمارے ہاتھوں میں آگیا ہے۔

بنگال میں ایک سو خانہ تلاشیاں اور پچاس گرفتاریاں ہمعصر بنگالی کا خاص نامہ نگار مطلع کرتا ہے کہ کنٹائی سب ڈویژن میں گذشتہ دنوں چوری اور ڈاکہ زنی کی وارداتیں ہوئی تھیں۔ ان کے متعلق پولیس نے ایک سو مکانوں کی خانہ تلاشیاں کی ہیں۔ اور پچاس آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ اب ان پر مقدمات چلائے جائینگے۔

والنٹریوں کی بھرتی بند:۔ ایجوٹینٹ جنرل کے حکم سے والنٹر افواج کے لئے آدمیوں کا بھرتی کیا جانا بند کر دیا گیا ہے۔ اس لئے موجودہ افواج میں بھرتی ہونے کے لئے درخواستیں نہیں لی جائیں گی

پنجاب کے فصلوں کے متعلق رپورٹ

پنجاب کی فصلوں کے متعلق ہفتہ مختمہ ۲۰ فروری کی رپورٹ مظہر ہے کہ موسم بدستور خشک رہا ہے گندم استادہ نہری فصل اور دیگر موسم بہار کی فصلوں کی حالت عموماً اچھی ہے۔ غیر نہری فصلیں امسال امساک باران کی وجہ سے نقصان اٹھا رہی ہیں۔ اور درجہ اوسط سے کم ہیں۔ نیشنگر کا پیلا جانا اور فصل توریا کی کٹائی بعض اضلاع میں جاری ہے۔ پیداوار عموماً درجہ اوسط سے عمدہ تک ہے۔

موسم بہار کی زاید فصلوں کی تخم ریزی بدرجہ اوسط ہو رہی ہے۔ مویشی تندرست ہیں اور چارہ اور آبپاشی کے لئے پانی عموماً کافی ہے۔ اجناس غلہ کے ذخائر کافی ہیں۔ تلافی اجناس عموماً ساکن ہے گندم کا نرخ بعض مقامات میں حسب ذیل ہے۔

راولپنڈی ۸½ سیر انبالہ ۸½ سیر۔ لاہور ۹ سیر لائلپور ۹½ سیر۔ اور فیروزپور ۹½ فی روپیہ ہے،

پنجاب میں پلیگ ہفتہ مختتمہ ۲۰ فروری ۱۹۱۵ء میں پنجاب میں پلیگ سے حسب ذیل اموات ہوئیں۔ انبالہ ۴۰۔ جالندھر ۹ لودھیانہ ۱۔ لاہور ۶۔ گورداسپور ۲۱ جہلم ۲۔ راولپنڈی ۱۔ ریاست بہاولپور ۱۔ کل میزان ۸۵

ایک طالبعلم کے خلاف چوری کے الزام میں مقدمہ ہمعصر ثانی خبر دیتا ہے کہ راولپنڈی کے ایک شریف اور معزز گھرانہ کا لڑکا جو ہائی کلاس میں تعلیم پاتا ہے اور امسال امتحان انٹرنس میں شریک ہونے والا تھا۔ پولیس نے اس الزام میں اسے گرفتار کیا ہے کہ اس نے ایک دکان سے سٹول چرایا۔ مقدمہ رائے بہورام ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کی عدالت میں پیش ہے۔ ملزم ایک سو روپیہ کی ضمانت پر رہا ہے

بلا لائسنس پستول رکھنے کا مقدمہ جمعرات کے روز رائے نس سی سنگھ بہادر پولیس مجسٹریٹ حیالدہ نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ جس میں ایک کابلی مسمی کریم بخش کا بلا لائسنس دو ماؤزر اور ۵۰ کارتوس اپنے قبضہ میں رکھنے کے الزام میں چالان کیا گیا تھا۔ مجسٹریٹ نے ملزم کو دو سال قید سخت کی سزا دی۔

ناظرین کرام کو چاہیئے کہ وہ اخبار فاروق کیلئے خریدار مہیا کر کے عند اللہ ماجور ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سونگھڑہ میں ابوالمعالی و مولوی ابوالفرح کی گفت و شنید

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو!

کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ
آخرت کار باخدا وند است!
دیدہ و دانستہ یوں نہ جھٹلاؤ

ذکری لمن کان لہ قلب و القی السمع و ھو شھید ط

دسمبر کا آخری ہفتہ جو جلسوں کا ہفتہ مشہور ہے جہاں سارا ہندوستان مختلف مذاق کے جلسوں اور کانفرنسوں میں مشغول ہتا ہے سونگھڑہ ضلع کلنگ میں احمدیت و غیر احمدیت کے متعلق خاکسار اور مولوی ابوالفرح صاحب کی تقریریں ہوئیں دل نے چاہا کہ دونوں تقریریں نہایت اختصار کے ساتھ چھاپ دی جاویں تاکہ حاضرین کے لئے یاد دہانی ہو اور غائبین کے لئے سلسلہ جنباتی۔

یاد رہے کہ دونوں جانب کی صرف تقریروں کا خلاصہ بلکہ خلاصہ خلاصہ یہاں لکھا جاتا ہے۔ کیونکہ دامن اشتہار تنگ رہتا ہے۔ اور بڑی کتاب کوئی پڑھتا نہیں۔ میں روئداد لکھ کر کاغذ سیاہ اور ناظرین کا وقت ضایع نہیں کرونگا لیکن تقریروں کو قلمبند کرنے سے پہلے دو ایک سطریں روئداد جلسہ کے لئے بھی وقف کر دی جاتی ہیں۔ تاکہ دلچسپی کا موجب ہوں۔ جلسہ دو دن یا یوں کہئے ڈھائی دن ہوا۔

۲۵ دسمبر کو مولوی صاحب کا عام وعظ عیدگاہ میں تھا۔ ہم بھی پہونچے لیکن آخر آخر میں۔ کیونکہ اسی وقت سمبل پور سے وطن آنیکا اتفاق ہوا تھا۔ معمولی اعتراض مولوی صاحب کی طرف سے ہو رہے تھے خاتم النبیین کی بحث تھی۔ وعظ ختم ہونے پر حسب اجازت ہمیں بھی چند منٹ بولنے کی نوبت آئی شام ہو چکی تھی۔ صرف ختم کا صلہ "ب" سے آتا ہے یا نہیں۔ خاکسار نے مولوی صاحب سے دریافت کیا۔ کیونکہ مولوی صاحب نے ختم بی النبیون کی حدیث پیش فرمائی تھی۔ خاکسار کی طرف سے پیش ہوئی تھی قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی۔ خاتم النبیین تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حدیث عائشہ مجمع البحار۔

۲۶ کو شرائط طے ہوئے ۲۷ کو نبوت تشریعی و غیر تشریعی کے متعلق بحث ہوئی۔ ۲۷ کو پانچ تقریریں ہوئیں۔ تین مولوی صاحب کی اور دو خاکسار کی۔ کیونکہ خاکسار کی طرف سے غلطی یہ ہوئی کہ تقریر دعوی میں دلیل بھی دینی شروع کر دی۔ آخری تقریر مولوی صاحب کی تھی۔

۲۸ کو "صداقت مسیح موعود" موضوع بحث تھی پہلی تقریر اور آخری تقریر بھی خاکسار کی ہوئی۔ چونکہ آخری تقریر ۲۷ کو مولوی صاحب کی ہوئی تھی۔ آج (۲۸ کو) آخری تقریر خاکسار کی ہوئی قرار دی گئی۔ میر مجلس اور دیگر اصحاب نے تسلیم کر لیا۔ لیکن چونکہ ۲۸ کو آخری تقریر خاکسار کی ہوتی اور لوگ اسی کا اثر لے کر چلے جاتے۔ اس خوف سے مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ صاحبو آپ نے تینوں تقریریں سن لیں۔ ہم اب وعظ کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم مسافر ہیں۔ جس کو سننا ہو سنے ورنہ چلا جائے۔ ہم نے عرض کیا ہمیں بھی بطور وعظ کچھ کہنے کی اجازت ہے۔ فرمایا نہیں اجازت نہیں۔ ہم چلے آئے۔ کیونکہ مباحثہ تو ختم ہو چکا تھا۔ صرف مولوی صاحب کا وعظ تھا اس کو جہلا ان فرار کہتے ہیں۔ لوگو مسلمان ہونے کے دعویدار ہو کیا اس کو بھاگنا کہتے ہیں کیا مباحثہ ختم نہیں ہو گیا تھا۔ کیا مولوی صاحب نے وعظ کا اعلان نہیں کیا تھا۔ کیا ہم کو اجازت مانگنے پر بھی وعظ کرنے کی اجازت دی گئی تھی؟ کیا اس کا نام فرار ہے۔ کہ ایک فریق مباحثہ کے بعد بھی اپنے مستقر کو واپس ہو اور فراری کہلائے + آہ اسی کا نام انصاف ہے

بالآخر ہم مولوی صاحب کی صلح پسندی۔ تاکید اور نیک مزاجی کے ثنا خواں ہیں۔ مولوی وائق الدین صاحب کے بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے اور ہر دو میر مجلس ڈاکٹر اکرام رسول و داروغہ صاحب نے امن قایم رکھنے کی کامیاب کوشش کی۔"

اب خاکسار دونوں جانب کی تقریروں کا نچوڑ نہایت مختصر الفاظ میں بطور نوٹ کے لکھتا ہے۔ یعنی ہے وہ انسان جو کسی تقریر سے بھی کوئی ضروری بات عمداً کچھ گھٹا بڑھا کر کے لکھے۔

اللھم ارنا الحق حقا والباطل باطلا۔

۲۷ دسمبر ۱۹۱۶ء

تقریر اول:۔ مولوی ابوالفرح۔ تقریر دعوی۔

خدا کو لاشریک مانتا ہوں۔ ذات میں بھی صفات میں بھی۔ انبیاء۔ کتب۔ ملائکہ۔ خیر و شر۔ جزا و سزا سب پر میرا ایمان ہے۔ میں اس بات پر بھی ایمان لاتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ہیں۔ حضور انور تمام انبیاء کے بعد آئے۔ تمام انبیاء کی نعمت آپ کو دی گئی۔ آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

تقریر دوم خاکسار

تقریر دعوی۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ۔ اس کلمہ میں وہ تمام ایمانات و اعتقادات آجاتے ہیں۔ جنکا ذکر مولوی صاحب نے کیا ہے۔ اللہ کو اللہ ماننے والا۔ کتب الٰہی۔ خیر و شر۔ جزا و سزا، ملائکہ حشر و نشر۔ سب پر ایمان لانا ہے۔ محمد کو رسول اللہ ماننے والا۔ آپ کو قیامت تک کا رسول۔ تمام نبیوں کے بعد کا رسول۔ انبیاء سابقہ کی نعمتوں کا وارث رسول مانتا ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔ میں بھی مانتا ہوں۔ اور اشہد ان الخ اس لئے پڑھا تاکہ آپ لوگ گواہ رہیں۔ میرا یہ بھی اعتقاد ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں بیشک آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ لیکن نبوۃ کی دو قسمیں ہیں تشریعی و غیر تشریعی (صاحب شریعت) نبوت کا دروازہ نبی کریم پر بند ہو گیا۔ غیر تشریعی نبوت (غیر صاحب شریعت) نبی کا وجود ممکن ہے۔ اور وہ بھی نبی کریم کی اتباع سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پر چار دلیلیں ہیں۔

(۱) ہم کو دعا سکھلائی گئی ہے اھدنا الصراط الذین انعمت علیھم۔ ان لوگوں کی راہ بتلا جو منعم علیہم ہیں۔ ایک اور جگہ منعم علیہم کو چار گروہ میں تقسیم کیا ہے۔ صالح۔ صدیق۔ شہید۔ تعجب ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں صالح بھی ہوئے۔ صدیق بھی ہوئے۔ اور نہیں ہوئے تو نبی۔

(۲) قرآن شریف میں ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تم خدا کے محبوب ہو جاؤ گے ظاہر ہے کہ محبوب خدا کا سب سے اعلیٰ درجہ۔ آخری درجہ نبوت ہے۔ تو کیا اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ نبی کریم کی اتباع سے آدمی نبوت سے سرفراز ہو سکتا ہے۔ اس بات کا ثبوت کہ محبوب خدا کے چار درجہ ہوتے ہیں۔ حضرت غوث صمدانی سید جیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب فتوح الغیب میں دیکھئے۔ آپ فرماتے ہیں الرسول بلاءہ اعظم من بلاء النبی۔ وبلاء النبی اعظم من بلاء البدل وبلاء البدل اعظم من بلاء الولی۔ رسول کی بلا نبی کی بلا سے بڑی ہوتی ہے۔ نبی کی ابدال سے ابدال کی ولی سے۔ یعنی رسولوں پر جو ابتلاء آزمائش فتنہ آتا ہے وہ انبیاء سے بڑھا ہوتا ہے وعلی ہذا آگے چلکر اسکی وجہ فرماتے ہیں لانہ تعالیٰ یحبھم وانھم یحبوب الحق۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو پیار کرتا ہے اور وہ حق کے محبوب ہیں۔ دیکھئے محبوب خدا کے چار گروہ حضرت عبدالقادر فرماتے ہیں جن میں نبی بھی شامل ہے۔ تو غور کیجئے کہ یحببکم اللہ۔ (تم خدا کے محبوب ہو جاؤ گے) میں کیا وعدہ نبوت نہیں۔

(۳) ہم ہر روز درود پڑھتے ہیں صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم۔ محمد اور آل محمد پر وہی برکت اور رحمت ہو جو ابراہیم وآل ابراہیم پر ہوئی۔ وہ برکت کیا تھی خداوند تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو فرمایا انی جاعلک للناس اماما۔ تم کو ہم امام بنانے والے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ومن ذریتی میری اولاد کو بھی ارشاد ہوتا ہے لا ینال عھدی الظالمین۔ ظالمین کے متعلق ہمارا عہد نہیں ہے۔ تو جب ابراہیم اور آل ابراہیم امام للناس ہوئے تو محمد و آل محمد کیوں نہیں ہو سکتے؟ پھر اس درود سے کیا فائدہ؟

(۴) نبوت اللہ تعالیٰ کی نعمت اور بڑی نعمت ہے پہلی دلیل دیکھئے اس نعمت کے پانے کی دعا مانگی جاتی ہے۔ اور سنئے حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل پر احسان دھرتے ہیں یقوم اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا واتاکم ما لم یؤت احدا من العالمین۔ اے قوم اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ تم میں سے نبی بھی بنائے اور تم کو بادشاہ بھی کیا۔ اور تم کو وہ دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا۔ تو جب نبوت بنی اسرائیل کے لئے نعمت تھی تو آل محمد کو کیوں نعمت نہیں ملیگی۔ خصوصاً جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ کہا جاتا ہے۔ تو جب امت موسوی میں بہت سے غیر صاحب شریعت نبی ہو گئے مثلاً حضرت ہارون۔ ادریس۔ ذکریا۔ یحییٰ۔ عیسیٰ یوسف۔ یعقوب وغیرہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے کیوں نبی نہیں بن سکتے۔ ایک آریہ یا عیسائی کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ کیا منحوس پیغمبر آیا کہ پہلے جو نعمت تھی اب اس کے آنے سے بند ہو گئی وغیرہ۔

تقریر سوم۔ جواب تقریر دوم

مولوی ابوالفرح

آپ نے خلاف عہد کیا کہ تقریر دعوی کے ساتھ دلیل بھی دینی شروع کر دی۔ ہم بھی خلاف عہدی کرنیکے مجاز ہیں آپ کا دعویٰ ہے کہ پہلے انبیاء توریت کی اتباع کرتے تھے۔ وہ غیر صاحب شریعت نبی تھے۔ آپ نے ہارون۔ عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیا ہے ادریس ذکریا وغیرہ کا نام لیا ہے۔ سنئے قرآن شریف کہتا ہے وہ سب صاحب شریعت تھے نکالو سورۃ انعام رکوع ۱۸۔ ووھبنا لہ اسحٰق ویعقوب کلا ھدینا نوحا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد۔ سلیمٰن۔ ایوب ویوسف وموسیٰ و ھٰرون الایۃ الا۔ اولئک الذین اتینھم الکتٰب والحکمۃ والنبوۃ۔

آپ نے جن پیغمبروں کا نام لیا ہے ان سب کو قرآن شریف کہتا ہے اتینھم الکتٰب والحکمۃ والنبوۃ۔ ہم نے ان کو کتاب۔ حکم اور نبوت دی کتاب صاحب کتاب نبی غیر صاحب شریعت نبی ہوتا ہے آپ نے حضرت عیسیٰ کو غیر صاحب شریعت نبی کہا ہے سنئے توریت کا حکم تھا کہ زانیہ عورت کو سنگسار کر دیا جاوے۔ حضرت عیسیٰ کے پاس ایک زانیہ عورت لائی گئی۔ آپ نے کہا کہ جو تم سے پاک ہو اور گنہگار نہ ہو وہی سنگسار کرے۔ اس طرح اس کو سنگسار کرنا موقوف کر دیا۔ کیا شریعت موسوی پر عمل ہوا۔ حضرت موسیٰ و ہارون دونوں کو کہا اتینھما الکتٰب دونوں پر کتاب اتری۔ ہارون غیر صاحب شریعت نبی کیسے ہوئے۔ درود میں آل کا لفظ ہے۔ آل لڑکی کی اولاد کو بولتے ہیں۔ ابراہیم کے لڑکے کی اولاد وارث نبوت ہوئے تھی۔ حضرت عبدالقادر جیلانی کے قول سے استدلال کرنا غلط ہے۔ بلاء الرسول۔ رسول کی بلاء۔ یہ معنے کیسے ہو سکتے ہیں۔ آپ نے بلاء کے ترجمہ میں فتنہ کو بھی لیا ہے۔ سنئے قرآن شریف میں فتنتک بھی آیا ہے۔ جسکے معنے ہیں تیرا فتنہ۔ کیا خدا کو بھی فتنہ پہنچتا ہے۔ معنے یہ ہونے چاہئیں۔ وہ بلا جو رسول کی طرف سے پہنچتی ہے۔ وہ بلا جو رسول کے منکر کو پہنچتی ہے۔ ورنہ رسول میں تو کوئی فرق نہیں۔ حضرت نوح کی بلائیں آپ کو نہ پہنچیں۔ حضرت عبدالقادر جیلانی کا کہنا ٹھیک ہے کہ چونکہ یہ لوگ خدا کے محبوب ہیں۔ اس لئے رسول کے نہ ماننے سے بڑی بلا آئیگی اور نبی کے نہ ماننے سے کم۔ وعلی ہذا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں۔ بلاء محمد افضل البلاء۔

ہماری دلیلیں سنئے۔ بیشک نبوت غیر تشریعی تصوف کی اصلاح ہے۔ اس سے فضل مراتب مراد ہے۔ فصوص الحکم میں ہے النبوۃ الشرعیۃ والرسالۃ منقطعۃ فی تبینا صلے اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرعًا و مشرعًا۔ نبوت تشریعی اور رسالت ہمارے نبی پر ختم ہو گئی۔ مشرعًا (فاعل) مشرعا مفعول مشرعًا کے معنے ہیں صاحب شریعت۔ مشرعا (بصیغہ مفعول) کسی شریعت کا ماننے والا۔ رسول مقبول کی زندگی اب تک ہے۔ قرآن شریف میں ہے۔

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم

آپ کہتے ہیں (ب) کے معنے (پر) کے نہیں ہوتے۔ سنئے حضرت مرزا صاحب حقیقۃ الوحی میں ترجمہ کرتے ہیں یومنون بالغیب۔ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور بما انزل۔ و بالاخرۃ وغیرہ سب جگہ (ب) کے معنے پر کے کئے۔

تقریر چہارم۔ جواب تقریر سوم: خاکسار بات کہاں سے کہاں جا پڑی۔ مولوی صاحب! میری کس دلیل کا رد کیا؟۔ اصل دلیل کیطرف بھی توجہ نہیں کی ہم نے کہا تھا کہ منعم علیہم کے چار گروہ ہیں۔ اس میں نبی بھی داخل ہیں۔ مولوی صاحب نے اس کا جواب دیا؟۔

ہم نے درود کی دلیل دی تھی۔ تو فرماتے ہیں آل لڑکی کی اولاد کو کہتے ہیں۔ لیکن مختصر معانی جو بلاغت کی ایک درسی کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ آل اصلہ اھل بدلیل اھیل۔ آل کے معنے اصل اہل ہے۔ کیونکہ تصغیر میں اہیل ہو جاتا ہے اگر ہو بھی تو اس سے ہم کو کیا۔ ہم تو پوچھتے ہیں کہ آیا آل محمد پر آل ابراہیم کے انعام ہوئے۔ آپ نے بڑا زور نبوت غیر تشریعی پر دیا ہے۔ اور رکوع ۱۸ سورہ انعام سے سنایا ہے کہ ہارون۔ عیسیٰ۔ ادریس ذکریا۔ وغیرہ صاحب شریعت تھے کیونکہ ان کو کتاب دی گئی۔ اس پر میرے چند سوالات ہیں۔ اول کیا کتاب کے معنے شریعت کے ہیں۔ اس کا ثبوت آپ کو دینا ہوگا کہ کتاب بمعنے شریعت ہے۔ دوم ھم کی ضمیر جمع سارے انبیاء کی طرف پھیر کر آپ مدعی ہیں کہ سب اہل کتاب رسول (صاحب شریعت) تھے۔ آپ بتلایئے کہ ہارون علیہ السلام پر کونسی کتاب اتری ذکریا علیہ السلام پر کونسی کتاب اتری۔ یوسف و یعقوب۔ ادریس۔ لوط پر کونسی کتاب اتری۔ سوم حضرت ہارون کیا تابع شریعت موسوی نہ تھے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو حضرت موسیٰ کس لئے کہتے اخلفنی فی قومی۔ میری قوم کی خلیفہ گری کرو (نیابت کرو)۔ کیا خلیفہ مستقل نبی ہوتا ہے؟۔ پھر حضرت موسیٰ کو حکم ہوتا ہے سنشد عضدک باخیک تیرے بھائی سے ہم تیرے بازو کو مضبوط کرینگے۔ تو حضرت موسیٰ کے زور بازو حضرت ہارون ہوئے۔ کام تو مستقل طور پر ہاتھ ہی کرتا ہے پھر حضرت موسیٰ کو ہارون فرماتے ہیں انی خشیت ان تقول فرقت بین بنی اسرائیل ولم ترقب قولی۔ میں ڈر گیا کہ تو کہے گا کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میرے قول (حکم۔ بات) کا انتظار نہیں کیا۔ حکم کا منتظر تابع ہوتا ہے یا متبوع۔ ڈرانیوالا تابع ہوتا ہے۔ یا متبوع۔ حضرت عیسیٰ کا زانیہ کو سنگسار کرنا توریت کے حکم کو ٹالنا نہ تھا۔ بلکہ شریعت کو نرم کرنا۔ اور اس خیال سے کہ یہ سزا عورت پر سے ٹل جاوے آپ نے کہا کہ ناپاک آدمی سنگسار نہیں کر سکتا۔ یہ تو نہیں کہا کہ اب سنگسار کا حکم اٹھ گیا۔ شریعت کا بدلنا اس کو نہیں کہتے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ قبلہ بدل گیا۔ نماز بدل گئی۔ احکام بدل گئے۔ اس کو شریعت کا بدلنا کہتے ہیں۔ مشرعا و مشرعًا۔ دونوں بصیغہ تفعیل ہیں۔ جو متعدی ہیں۔ جس کے معنے شریعت بنانے کے ہیں۔ اس لئے فرمایا النبوۃ التشریعیہ۔ جس کا مرادف رسالت کو بتایا۔ (وہی بات جو عبدالقادر نے فرمائی) ب کے معنے پر۔ یہ میری کانشنس پر ظلم ہے۔ میں نے کہاں کہا ہے کہ ب کے معنے ہر جگہ ہی (پر) کے نہیں آئے۔ ظاہر ہے کہ یؤمنون میں ایمان بالغیب کا صلہ ہے یہاں کیوں نہیں ہوگا۔ یہ صریح ظلم ہے۔ آپ کو تو لفظ ختم کے ساتھ بتانا چاہیئے تھا۔ جیسے کہ میں نے پیش کیا ختم اللہ علیٰ قلوبھم۔

تقریر پنجم۔ جواب تقریر چہارم

مولوی ابوالفرح

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ مولوی صاحب کی تقریر سے میری ہی تائید نکلتی ہے۔ کتاب کے معنے آپ پرچہ کاغذ کے لیتے نہیں؟ اس معنے قرآن شریف بھی کتاب نہیں ہے۔ شریعت سب ایک تھی۔ موسیٰ کی شریعت اور محمد کی شریعت سب برابر ہے۔ سنئے شرع لکم من الدین ما وصی بہ ابراھیم الآیۃ۔ جو ابراہیم کو شریعت کی وصیت ہوئی۔ وہ تم کو بھی ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہارون کی کتاب کہاں ہے۔ دیکھئے ہارون کی توریت الگ اور موسیٰ کی الگ۔ ہارون نے بعض جگہ فرمایا ہے "مجھے خدا نے یوں کہا" اخلفنی فی قومی کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت ہارون باوجود صاحب شریعت ہونے کے موسیٰ کے خلیفہ تھے۔ صاحب شریعت اگر کسی کو خلیفہ بنائیگا تو صاحب شریعت ہی کو بنائیگا۔ حضرت نبی کریم بھی جب کہیں باہر جاتے تو صحابہ کو خلیفہ بنا جاتے۔ ذریت تمام ذریتوں میں نبی کی ضرورت تھی نبی کریم کی ذریت میں ضرورت نہ رہی۔ کیونکہ شریعت کامل ہو گئی۔ آل کے اندر آپ ذریت لیتے ہیں اور مختصر المعانی کا حوالہ دیتے ہیں۔ مختصر المعانی اور مقامات حریری میں ایسے بہت سے مقام آئے ہیں جہاں آل بمعنے اولاد آیا ہے۔ یہ معنے بھی نکلتے ہیں وہ معنے بھی نکلتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ نے ٹال دیا۔ کیا ٹال دینے سے شریعت باطل نہیں ہو گئی۔ ایک ایک وقت میں چار چار صاحب شریعت نبی ہوئے ہیں۔ بڑا آدمی جاتا ہے اور کوئی کام خراب ہو جاتا ہے۔ تو وہ سرزنش کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر اب امام کی ضرورت کیا ہے۔ جب کہ زمانہ قیامت تک آپ کی نبوت ممتد ہے۔ خود حضرت مرزا صاحب نے خاتم النبیاء کا ترجمہ "وہ نبی جس کا زمانہ نبوت قیامت تک ممتد ہے" کیا ہے چشمہ معرفت۔ آپ بار بار نبوت غیر تشریعی کا ذکر کرتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے تو اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ میں لکھا ہے "میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کا رسول ہوں اور شریعت لایا ہوں"
جس کو دیکھنا ہو دیکھ لے۔

(مباحثہ ختم)

نوٹ:۔ ناظرین خود غور کر لیں ہماری دلیل کیا تھی۔ جواب کیا ہوا۔ محبوب خدا کا سوال تھا تو بلاد الرسول کے ترجمہ پر ڈالا۔ نبوت غیر تشریعی کے ثبوت میں ہارون علیہ السلام کے متعلق آپ لوگ خود غور کریں۔ پھر مزہ یہ ہے کہ صحابہ کو خلیفہ رسول اللہ مانتے بھی ہیں۔ مقامات حریری کو مختصر معانی کے جواب میں پیش کرتے ہیں۔ شرم شرم۔ عیسیٰ علیہ السلام ہماری تاویل ٹالنے پر شریعت کو ٹالنا مراد لیجاتی ہی لم ترقب قولی کا کچھ جواب نہیں۔ ختم کی (ب) کا کچھ جواب نہیں۔ اربعین کا حوالہ جو دیا تھا سرے سے کتاب نہیں تھی۔ اب ہم نے اربعین منگوائی ہے اور اس لیے اشتہار کے شایع ہونے میں دیر ہو گئی۔ اس کے جواب میں ہم اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خود اسی صفحہ میں لکھا ہے۔ میرا کام تجدید شریعت۔ بیان شریعت ہے جسکو منظور ہو وہ ہم سے کتاب منگوا کر دیکھ سکتا ہے۔ خدا ہی اس جھوٹ کی سزا دے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ تجدید کے معنے "نئی تیار کرنا" ہیں۔ تو کیا مرزا صاحب نئی شریعت کے دعویدار نہیں ہوئے؟ ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ لفظ مجدد بھی تو تجدید سے نکلا ہے۔ کیا ہر صدی کا نبی شریعت لاتا ہے۔ جاؤ اور مجدد الف ثانی سرہندی پر امام غزالی پر اعتراض کرو۔ جنہوں نے تجدید کا دعوے کیا تھا"

۲۸ دسمبر ۱۹۱۶ء

تقریر اول۔ خاکسار

اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ درود ابراہیمی کے بعد۔ آج کی مجلس میں جتنے حاضرین ہیں منجملہ میرے بزرگ ہیں۔ میں جو کچھ کہونگا۔ وہ دھوکہ دینے کے لیے نہیں کہونگا۔ آدمی کسی کو دھوکہ دیتا ہے۔ یا کچھ مال کمانے کے لئے یا عزت حاصل کرنے کے لیکن اگر آپ تمام لوگ احمدی ہو جاویں تو میرا مال بڑھ نہ جائیگا اور نہ عزت۔ پر اس گاؤں میں میرا باپ اور اکی قبر ہے۔ موت کو اس قدر یقینی جان کر دھوکہ دینا اور اپنے بزرگوں کو دھوکہ دینا ایک نالایق خرد کا کام ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر بولنے کا ارادہ ہے۔ دعوی سے پہلے معمولی اور موٹی موٹی باتوں سے کسی قدر صداقت کا حال معلوم کر لینا چاہیئے تاکہ حسن ظن ہو پہلے کے بزرگوں نے بھی عجیب وغریب دعوے کیے ہیں۔ لیکن ہم ان کو اس لئے تسلیم کر لیتے ہیں کہ یہ باتیں بچوں کے منہ سے نکلیں۔ لیکن اگر ان دعووں کو لیکر بیٹھ جاویں تو بزرگوں کو برا کہنا پڑے گا۔ اسی طرح مسیحیت مہدویت ہونے کے دعوی سے پہلے۔ عام صداقت پر غور کر لینا ضروری ہے۔ یہ چند باتیں قابل غور ہیں۔ (اول) صدی کے سر پر مجدد آنے کا وعدہ تھا۔ چودھویں صدی پر کون آیا۔ اگر کہو کہ صدی ختم ہوئی نہیں۔ تو ہم کہیں گے وعدہ تو سر پر آنے کا تھا۔ اب صدی کی کمر آ گئی ہے ۳۵ برس گذر گئے۔ حضرت امام غزالی نے اس حدیث سے استدلال کر کے دعوی مجددیت کیا ہے۔ اور عین صدی کے شروع پر دعوی کیا ہے۔ تو انہوں نے جب اپنے دعوی کی دلیل میں اس حدیث کو پیش کیا۔ اور شروع صدی کو مانا تو ہم کو انکار کی کوئی جگہ ہے پھر حدیث کے الفاظ میں تجدید ہے کیا دین اس وقت تجدید کا محتاج نہیں۔ کیا علماء زاہدین اور عام مسلمانوں کی حالت خراب نہیں ہو گئی؟۔

دوم

مہدی کے آنے کی علامتیں کثرت سے پوری ہوئیں۔ نواب صدیق حسن خان کی کتاب اقتراب الساعۃ کی ۱۸ علامتیں پوری ہوئیں۔ کسوف خسوف ستارہ ذوالسنین اونٹ کی سواری بیکار ہونا۔ ستارہ ذوالسنین نکلنا۔ قریب ۵۰ کے علامتیں (تفصیل اس اشتہار میں دی نہیں جا سکتی) پوری ہوئیں۔ مہدی کہاں ہے۔

(سوم) قرآن شریف میں ہے۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ بات ہے کہ اگر آپ بھی جھوٹ افترا کرتے تو ہلاک کر دیئے جاتے۔ تو دوسرا مفتری کسطرح بچ سکتا ہے۔

اتقنا النص کے رد سے ۲۳ برس کی مدت نکلتی ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے ۳۰ برس نبوت کی کیوں ادعا کی ان کو ہلاک نہیں کیا۔

چہارم حضرت مرزا صاحب نے دعوی کیا کہ قرآن کریم کی اتباع۔ نبی کریم کی اتباع سے مجکو یہ مرتبہ ملا ہے کہ میری کتابیں لاجواب ہیں۔ انعام بھی مقرر کئے۔ کسی سے جواب نہ بن سکا۔ کسی نے کہا کہ پرانے علماء کی کتابیں بھی لاجواب تھیں۔ تو کیا حضرت مرزا صاحب نے ان کو چیلنج دیا تھا؟ یا خود ان کتابوں کے مصنفوں نے دعوی کیا تھا کہ یہ لاجواب ہیں۔ کسی نے کہا کہ ہم ایسی کتابیں لکھ سکتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کی کتابیں ایسی رکیک ہیں کہ جواب دینے کے قابل نہیں)۔ وہی بات ہوئی۔ لو شئنا لقلنا مثل ھذا۔ ہم اگر چاہیں تو قرآن کریم کی طرح کتاب لکھ دیں کسی نے کہا کہ حماسہ وغیرہ بھی لاجواب ہیں۔ سو یہ اعتراض خود قرآن پر ہی پڑتا ہے میں کہتا ہوں کہ کیوں ان علما نے کتاب لکھکر ہی فیصلہ نہ کر دیا۔ جاتا (اعتراض) کی کتاب لکھنے میں صرف ہوئی اتنے میں کتاب ہی لکھ دیتے۔ مصنف فیصلہ آسمانی کو تو خاص طور پر چیلنج دیا گیا تھا۔

تقریر دوم مولوی ابوالفتح:۔

بیشک پہلے کے بزرگوں نے عجیب وغریب باتیں کہیں۔ کسی نے کہا ہے۔ الدنیا بود دمن بودم۔ ہمہ اوست کہنے والے بہت سے گذرے ہیں۔ لیکن اس میں راز یہ ہے۔ ہر مرتبہ زعفان مقامی دارد۔ گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی۔ آپ کہتے ہیں چودھویں صدی کا مجدد کون ہوا۔ میں مولانا قاسم بانی مدرسہ کو پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے بھی اصلاح کی۔ نتیجہ سہرہ۔ تعزیہ وغیرہ بدعات اٹھا دیئے۔ اعتراض ندوہ میں پہلے ہی لکھا ہے کہ لوگوں کی اصلاح کیلئے یہ کیا جاتا ہے۔ امام غزالی نے کہاں مجدد ہونیکا دعوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہے۔ انہوں نے اصلاح کا دعویٰ کیا ہے۔ مولوی قاسم کی بے نظیر کتابیں۔ تقریر دلپذیر۔ آب حیات وغیرہ ہیں وہ ۱۹۱۴ء کے مجدد ہیں

دوسری دلیل میں آپ نے کسوف خسوف کا ذکر کیا ہے۔ دار قطنی کی حدیث ہے۔ اس میں ہے کہ تنکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ۔ پہلی رات کو چاند گرہن کہاں ہوا۔ ۱۳ کو ہوا۔ ۱۳۔ اور ۲۸ کو سورج گرہن اور چاند گرہن دو مرتبہ ہو چکا ہے۔ اور صالح بن طریف کے وقت میں ہو چکا ہے۔ آسمان کی سرخی میں ابو منصور کے وقت میں ہوئی تھی۔ پھر یہ کہاں سے ثابت ہے کہ مہدی خود دعویٰ کرے گا۔ لوگ اس کو زبردستی بنائینگے۔ پھر اس زور کے ساتھ دعویٰ امام غزالی نے نہیں کیا۔

تیسری دلیل ۲۳ سال معیار کی غلط ہے۔ دیکھو صالح بن طریف ۱۲۷ ہجری میں دعویٰ نبوت کے ساتھ ۷۴ برس زندہ رہا محمد ابن تومرت وغیرہ نے زیادہ عمر پائی (اس مقام پر مولوی صاحب نے بہت تفصیل سے ذکر کیا۔ مجکو اشتہار میں لکھنے کی گنجائش نہیں) لیکن وہ ساری باتیں فیصلہ آسمانی میں یکجائی صورت میں ملجاتی ہیں۔ یہ چند باتیں بطور نوٹ لکھ دیجاتی ہیں۔ اس سے زیادہ تو مولوی صاحب نے کچھ نہیں کہا تھا۔ فقط انہی کی تفصیل تھی۔) (۱) مفتری کی سزا مرنے کے بعد ہے۔ سورہ انعام رکوع ۱۰۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا ××× الی اخرجوا انفسکم۔ (۲) جھوٹا مدعی زیادہ مدت پاتا ہے۔ دیکھو والذین کذبوا بایٰتنا ستدرجہم من حیث لا یعلمون ایک مقام پر ہے املی لہم ان کیدی متین۔ یعنی ہم انکی مدت عمر کو بڑھا دیتے ہیں۔ (۳) سچے نبیوں کی عمر ۲۳ برس سے کم ہوئی ہے۔ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ کی عمریں کم تھیں (۴) بہت سے سچے نبیوں کے قتل ہونے کا ذکر قرآن اور انجیل وغیرہ میں ہے (۵) یہ آیت لو تقول کی ہے۔ اس سے ۲۳ برس کی مدت لینی کیسے درست ہو سکتی ہے۔ جبکہ آپ کا قیام مکہ میں صرف ۱۳ برس ہوا پھر اخذنا منہ بالیمین کے معنے یہ ہیں۔ کہ میں اس کے داہنے ہاتھ سے چھین لونگا۔ (یہ کتاب وحی)

پھر لفظ بعض بتلاتا ہے کہ لو تقول ایک سچے پیغمبر کے لئے ہے۔ کیونکہ اگر بعض باتیں بناتا تو ہم پکڑ لیتے لیکن اس کی کل باتیں صحیح ہیں۔

تقریر سوم خاکسار۔ مجدد آپ نے مولانا قاسم کو پیش کیا ہے۔ حضرت اقدس اور ان میں کیا نسبت۔ انہوں نے کیا اصلاح کی؟ کتنی جماعت بنائی؟ کس دشمن سے مقابلہ کیا؟ کتنے غیر مذاہب کا سامنا کیا ایک سکول کا کھولنا بڑا کام ہے؟ دعویٰ مجددیت کیا تھا؟ آج کوئی انہیں مجدد مانتا ہے؟ حضرت مرزا صاحب کی کارروائیاں اظہر من الشمس ہیں۔ ان کی جماعت۔ ان کی تبلیغ۔ ان کا غیر مذاہب سے مقابلہ سب جانتے ہیں۔ سب سے بڑی سچائی اور سب سے بڑا کام یہ ہے کہ اسلام کی صداقت کا ذاتی ثبوت دیا فرمایا خدا تک پہنچنے کا ثبوت ذاتی کوئی مذہب والا نہیں دے سکتا۔ آج میں اسلام کی طرف سے خدا کی ہستی کا۔ اسلام کی صداقت کا ثبوت دینا چاہتا ہوں مجھ سے مقابلہ کرو۔ دعائیں۔ کرامتیں۔ کشف میں مباہلہ میں۔ کیا آپ کے مولوی قاسم (مولانا قاسم) ایسا کہنے کو تیار تھے یا اور کوئی مولوی۔ مشائخ تیار تھے کہ یہ کہیں ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان ست ۔ بیا ہنگر ز غلمان محمد ست

لیکھرام سے کس نے مقابلہ کر کے اسلام کو سچا ثابت کر دیا تھا۔ مہدی کی علامت میں اور علامتوں کو آپ نے چھوڑ دیا۔ صرف کسوف۔ خسوف کو لے لیا ہے اور اول لیلۃ پر زور دیا ہے۔ لیکن غور کریں۔ حدیث میں قمر کا لفظ ہے۔ پہلی رات سے لیکر تیسری تک کو ہلال کہتے ہیں۔ لسان العرب۔ اقرب الموارد وغیرہ۔ ابن تیمیہ نے خود کتاب التعارض بین العقل والنقل صفحہ ۲۶ میں صاف لکھا ہے کہ چاند گرہن ۱۲۔۱۳۔۱۴ کو ہونا چاہیئے۔ اور سورج گرہن ۲۶۔۲۷۔۲۸۔ کو۔ مفتری کی سزا میں صالح بن طریف وغیرہ کو پیش کیا ہے۔ لیکن جس حوالہ کو آپ پیش کرتے ہیں۔ اس سے یہ کہاں ثابت ہے کہ مدت نبوت ۷۴ برس ہوئی۔ ہاں حکومت اور نبوت دونوں کی مدت عمر ملا کر ۷۴ برس ہے۔ پھر ایک جگہ اسی ابن خلدون میں اس کو بہ روایت ضعیف کہا ہے۔ اسی میں یہ بھی لکھا ہے کہ اسے بعض قومیں مل گئیں۔ انکی خوش اعتقادی کو دیکھ کر دعویٰ نبوت کر دیا۔ (تفصیل سے القاء ربانی بہ جواب فیصلہ آسمانی سنائی گئی) کہ پیغمبر اگر ۲۳ برس سے کم عمر پائے تو اس سے کیا۔ قانون کیا جاری ہونے سے پہلے اثر دیا جاتا ہے۔ ہم تو نبی کریم کو معیار بناتے ہیں۔ آپ کے بعد جو دعویٰ نبوۃ کرے گا۔ اس کو اس معیار سے پرکھیں گے۔ نہ کہ پہلوں کو۔ بارہ برس کی میعاد کی بھی خوب ہوئی۔ اس طرح تو سب احکام جو مکی سورتوں میں ہیں وہ بدل دیئے جائیں۔ کیونکہ مدینہ جانے تک ان کا اثر تھا خود کی جا ہے۔ آپ کا ترجمہ اس کے داہنے ہاتھ سے چھین لونگا" بالکل غلط ہے۔ کیا ایک ہی مفسر آپ کے ساتھ ہے۔

تقریریں ختم ہو گئیں۔ مولوی صاحب نے وعظ کا اعلان کیا اور ہم لوگ مجلس سے اٹھ گئے۔

مولوی ابوالفرح جواب دیں!

(۱) آپ نے بڑے زور سے مباحثہ میں کہا تھا اور ہمیں نوٹ کرا دیا تھا۔ کہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶۔ میں حضرت اقدس مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اور شریعت لایا ہوں"۔ اس وقت کتاب ہمارے پاس نہیں تھی ہم بتلا نہ سکے۔ اب آپ سے استدعا ہے کہ کیا آپ اس کو ثابت کر سکتے ہیں۔ اور کیا اسی صفحہ میں حضرت اقدس نے اپنا کام تجدید شریعت کرنا نہیں لکھا ہے۔ پھر ایسا جھوٹ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کا مورد بناتا ہے یا نہیں۔ اگر آپ فرمائیں تجدید کے معنے "نیا کرنا" کے ہیں۔ تو عرض فرمائیں ہر مہدی کا مجدد کیا نئی شریعت لاتا ہے؟

(۲) قرآن سے۔ حدیث سے۔ لغت سے ثابت کر سکتے ہیں کہ پہلی تاریخ سے تیسری تاریخ تک کے چاند کو قمر بولتے ہیں۔ اگر چوتھی تاریخ والی تاویل کیجئے گا۔ تو اس کا کیا جواب ہے کہ علامہ ابن تیمیہ نے صاف لکھا ہے کہ چاند گرہن ۱۲۔۱۳۔۱۴۔ اور سورج گرہن ۲۶۔۲۷۔۲۸ کو ہی ہوگا۔ اس پر صحابہ اور تمام علما کا اتفاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ا۔ ہم آپ کو مانیں یا ابن تیمیہ کو۔ متقدمین سے ایک نے بھی آپ کا ہمخیال ہے یا ابن تیمیہ کی رائے غلط ہے؟

(۳)۔ آپ فرماتے ہیں۔ مفتری (جھوٹا مدعی) کی سزا مرنے کے بعد ہے۔ زندگی میں اسے مہلت ملتی ہے۔ تو فرمایئے۔ اس آیت کے کیا معنے ہوں گے۔ وان کادوا لیفتنونک عن الذین اوحینا الیک ۔۔۔ الی واذا لاذقناک ضعف الحیوٰۃ و ضعف الممات۔ (سجن الذی رکوع ۸)۔

کیا اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مفتری کو زندگی میں دوچند سزا ملتی ہے۔ اور آخرت میں بھی (ناظرین پورا ترجمہ کسی قرآن مترجم سے دیکھ لیں)

(۴) مفتری اور صادق کی ایک پہچان قرآن کریم نے بتلائی ہے۔ ام یقولون تقولہ فلیاتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صٰدقین۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ جھوٹی باتیں بنالی ہیں۔ پس وہ بھی اس کے برابر کتاب بنالائیں اگر سچے ہیں"

اور سورۃ بقر میں ہے۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ اس معیار پر حضرت اقدس نے کتابیں لکھیں۔ ندوہ کے علماء نے۔ عرب۔ عجم کے علماء نے جواب کیوں نہ دیا۔ اعتراض تو قرآن کریم پر بھی کرتے ہیں۔

(۵) آپ کے خیال میں کیا نبوت نعمت خداوندی نہیں ہے؟ حضرت موسیٰ قوم کو فرماتے ہیں:۔ واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا الآیۃ اے قوم تم پر خدا کی نعمت ہوئی۔ کہ تم میں سے نبی بھی ہوئے۔ اور بادشاہ بھی ہوئے۔ پس حضرت نبی کریم کیا مثیل موسیٰ نہیں ہیں۔ آپ اس نعمت کو آل محمد سے بند کرنے والے کون ہیں۔

(۶) آپ فرماتے ہیں کہ پہلے کے سارے انبیاء صاحب شریعت تھے۔ اس آیت کا کیا مطلب ہوگا۔ انزلنا التوراۃ فیہا ھدی ونور یحکم بہا النبیون ہم نے تورات اتاری۔ اس میں ہدایت اور نور ہے اور سو نبی اس کے ذریعہ فیصلہ کرتے ہیں"

بتلائیے نبی تابع تورات ہوئے یا نہیں؟ یحکم بہا النبیون کے معنے میں آپ کچھ اور نہیں کرسکتے۔ آگے ہی ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ الخ

(۷) آپ فرماتے ہیں مہدی خود دعویٰ نہیں کریگا بنیا کی کسی حدیث میں ایسا لکھا ہے۔ مہدی نہ ہوا میونسپل کمشنر ہوا۔ مجدد کے لئے تو حدیث کے الفاظ ہیں ان اللہ یبعث الحدایث۔ اللہ اس امت کے لئے اٹھائیگا۔ مبعوث کرے گا۔ مہدی کی شان مجدد سے ارفع نہیں۔ لیکن خود ساختہ مہدی

(۸) آپ مدعی ہیں کہ حضرت اقدس کی تمام کتابوں کو پڑھا ہے۔ قادیان بھی ہو آئے ہیں۔ آپ قسم کھاکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس کا یا ان کے مریدوں کا کونسا فعل۔ کونسی تعلیم۔ کونسی روش۔ شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔ دس شرائط بیعت آپ نے دیکھے ہیں؟ کیا ان کا قول نہیں ؎

مصطفےٰ یار اامام و پیشوا ء
کیا وہ نہیں کہتے:۔
ہر نبوت را برو شد اختتام
کیا ان کا دعوےٰ نہیں ؎
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است وعصیان وعتاب

پھر آپ کو کیا حق ہے کہ آپ مسجدیں بند کریں۔ سلام بند کریں۔ برادری بند کریں۔ ہر ایک قسم کی ہانت جائز رکھیں۔ کیا یہ بعینہٖ وہی سلوک نہیں جو صحابہ کرام کے ساتھ کئے جاتے تھے۔ کس کیطرف سے کئے جاتے تھے۔ یہ آپ جانیں"

آپ سورۃ رکوع ۱۸۔ اٰتینہم الکتٰب والحکمۃ والنبوۃ سے انبیاء کے صاحب شریعت ہونے کا زوردار استدلال کرتے ہیں۔ فرمایئے تو سہی بعینہٖ یہی الفاظ اٰتینہم الکتٰب والحکمۃ والنبوۃ سارے بنی اسرائیل کے لئے آئے ہیں۔ سورۃ جاثیہ دیکھئے۔ تو پھر آپ کے زعم میں سارے بنی اسرائیل مثل ہارون۔ وذکریا۔ وغیرہ علیہم السلام نبی ہوئے اور صاحب شریعت نبی۔ والا ہذا عجیب۔

یا آپ ان کا جواب دے سکتے؟ انشاء اللہ نہیں والسلام۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین"

(خاکسار ابوالمعالی سید عبدالحلیم۔ پی۔ ایچ۔ مولوی عالم کٹکی از سمبل پور)

چند نایاب کتابیں

تحفہ آریہ سماج جلد دوم

یہ کتاب جگدیو بھا پرشاد آریہ سماج کے ایڈیٹر (واعظ) نے مسلمان ہوکر آریہ مذہب کے خلاف انکی مسلمہ کتابوں سے تصنیف کرکے اس کے جواب دینے والے کیلئے چار پانچہزار روپیہ مقرر کیا تھا اور اس انعام کا ذمہ وار دہلی کا ایک بڑا مسلمان تاجر ہوا تھا۔ اب یہ کتاب نایاب ہے۔ اس کی دوسری جلدیں جسمیں لاجواب مضامین ہیں فاروق بک ڈپو میں موجود ہے صرف پانچ نسخے ہیں جو پھر یہ بھی نہ ملیں گے نہایت شائقین جو ہو وہ خرید لے قیمت دو روپیہ ع

ستیارتھ پرکاش اردو انگریزی میں

بانی آریہ سماج نے اپنی پوری طاقت سے جو اسلام کی تردید میں ایک باب ستیارتھ پرکاش میں لکھا تھا۔ اس کا رد ایک قابل مسلمان نے انگریزی میں لکھکر شایع کیا تھا جسکے اس وقت صرف دو نسخے ہیں۔ قیمت مجلد دو روپیہ ع

تحفۃ الہند انگریزی

مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نومسلم کی سب سے پہلی لاجواب تصنیف اردو جو مسلمان ہوکر ہندو مذہب کے خلاف انہوں نے شایع کی۔ بار بار چھپکر ہندوستان میں ہزارہا چھپکر فروخت ہوئی۔ اس مدلل کتاب کو عمدہ انگریزی میں ایک قابل انگریزی دان نے ترجمہ کرکے چھپوایا ہے۔ جس کے تین نسخے باقی ہیں

قیمت مجلد دو روپیہ

ملنے کا پتہ:۔

مینجر فاروق بک ڈپو قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah